میلاد مبارک کے موضوع پر قرآن وحدیث اوراقوال خلف وسلف پر مشتمل

ایک مختصراور جامع رسالہ

میلاد رسول ﷺ اوراساطین امت

محمد راحت خان قادری

بانی وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور

شکارپور چودھری، ایئرفورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

☆جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ☆

نام کتاب	میلاد رسول ﷺ اور اساطین امت
مرتب	محمد راحت خان قادری......شاہجہانپوری
پروف ریڈنگ	مفتی محمد معین الدین خان برکاتی شیخ الادب جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف
صفحات	29
سال اشاعت	۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۵ء
ناشر	المکتب النور بریلی شریف یوپی

PUBLISHER:

ALMAKTABUN-NOOR

Shikarpur Chudhari Near Izzatnagar
Bareilly Shareef (U.P.) India Pin:243122
Mob:+919457919474, +919058145698
E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com
Website: www.faizanetajushshariya.com

شرف انتساب

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ................(وفات ۱۳۴۰ھ)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ علامہ الشاہ امجد علی اعظمی قدس سرہ........(وفات ۱۳۶۷ھ)

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا قادری قدس سرہ.......(وفات ۱۴۰۲ھ)

جلالۃ العلم علامہ الشاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی قدس سرہ........(وفات ۱۳۹۶ھ)

صاحب تصانیف کثیرہ علامہ عبدالحکیم اختر خان شاہجہانپوری قدس سرہ....(وفات ۱۴۰۲ھ)

غبارِ درِ اولیا و سادات

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

رکن المکتب النور، بانی و ناظم دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ

شکار پور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

نذرعقیدت

میں اپنی اس ادنیٰ وحقیر کاوش کو اپنے مرشد ومربی وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الاسلام والمسلمین،قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ حضرت **علامہ اختر رضا خان قادری ازہری** دامت برکاتہم العالیہ کی نذر کرتا ہوں جن کا وجودِ مسعود سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کے لیے نشانِ امتیاز ہے،جن کا نقش قدم بھٹکتی سسکتی انسانیت کے لیے اس فتنوں بھرے دور میں نشانِ راہِ منزل ہے، جن کی شخصیت ہندوسندھ،عرب وعجم اور شرق وغرب میں مشہور ومعروف اور مقبول ومحترم ہے،جن کی نگاہ فیض سے میرے دل کے اندر کچھ کر گزرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔اپنے مشفق اساتذۂ کرام اور والدین کریمین کی نذر کرتا ہوں جن کی دعائیں اور محنتیں ہر مشکل وقت میں مجھ کو آسانیاں فراہم کرتی ہیں۔

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

دعائیہ کلمات

نبیرۂ میر عبدالواحد بلگرامی،اولادرسول،میر **سید شاہ محمد حسین میاں** صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ واحدیہ بلگرام شریف

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اللہ تبارک وتعالیٰ کو پسند ہے یہی وجہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے اب تک برابر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا چلا آرہا ہے۔آج بھی عاشقین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرکار کی محفلیں سجاتے اور رچاتے ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد منا کر اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا خراج پیش کرتے ہیں۔

کچھ شیطان صفت انسان اس جہان میں ایسے بھی ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں بظاہر محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں لیکن ہر اس بات میں الجھنے اور خامیاں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وبڑائی اور آپ کی شان وشوکت کا اظہار ہو۔میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سرکار کے فضائل ومناقب اور آپ کی ولادت طیبہ کے احوال بیان کیے جاتے ہیں تاکہ سرکار کی عظمت ہمارے دلوں میں اور پختگی کے

ساتھ بیٹھ جائے اور سرکار سے محبت میں اضافے کا سبب بنے، اس کو بھی کچھ لوگوں نے کفر وشرک بک کر بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو بہکانے کی شیطانی کوشش کی لیکن وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے۔ گذشتہ چند سالوں سے کچھ بدمذہب میلاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانے کے خلاف چھوٹے چھوٹے رسالے تقسیم کر رہے ہیں۔ عوام کی ضرورت کے اعتبار سے کوئی ایسا کام ہونا چاہیے تھا۔

قابل مبارک باد ہیں عزیز القدر، محبّ محترم مفتی محمد راحت خان قادری بانی وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ کہ جنھوں بروقت ضرورت کو سمجھا اور مدلل مگر مختصر ایک رسالہ بنام ''میلاد رسول اور اساطین امت'' ترتیب دیا، جوان شاء اللہ عوام وخواص کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ موصوف ہمہ وقت دین اسلام کی ترویج واشاعت کے لیے کوشاں رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے دینی منصوبوں کو پایۂ تکمیل کو پہنچائے اور ان کو مزید دینی وقلمی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

سید حسین احمد واحدی بلگرامی
مقیم حال بریلی شریف

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

گر ارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

ایک محبّ جب اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے یا سنتا ہے تو یہ مقام اس کے لیے مقام اطناب ہوا کرتا ہے عشق ومحبت کی جو آگ اس کے دل میں ہوتی ہے وہ محبوب کا تذکرہ چھڑتے ہی بھڑک اٹھتی ہے، اسی عشق ومحبت میں مست ہوکر وہ اپنے محبوب کی خوبیوں کو بیان کرکے اپنی روح وقلب کو سامان تسکین مہیّا کرتا ہے۔ محفل میلاد رسول میں نور مجسم باعث تخلیق عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاق پاک وصاف ہوکر کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں، بیان ہوتا ہے نور وظہور اور معجزات وکرامات کا جو وقت ولادت ورضاع اور قبل اعلان نبوت وبعد اعلان نبوت ظاہر ہوئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو کچھ معجزات وفضائل بیان کیے جاتے ہیں وہ یا تو روایتیں ہوتی ہیں یا ان سے ماخوذ کہ جن کو صحابہ نے مجالس تابعین میں بیان فرمایا اور تابعین نے مجالس تبع تابعین میں بیان کیا اس طرح قرناً بعد قرنٍ یہ ذکر ہوتا ہوا ہم تک پہونچا۔ اگر یہ ذکر مبارک ممنوع ہوتا تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرن اول میں ہی زبان کو اس سے بند کر لیتے، نہ وہ فضائل ومناقب ہم تک پہونچتے نہ ہم ان کو محافل ومجالس سجا کر بیان

کر پاتے۔حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے میلاد مبارک کو منانا یہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور آپ سے غایت درجہ محبت کے اظہار اور دلِ مضطر کو تسلی دینے کے لیے ہوتا ہے جو کہ شریعت مطہرہ میں مطلوب ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُم(البقرۃ ۲/ ۲۳۱) اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے۔(کنزالایمان)

(۲)وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا (النحل ۱۶/ ۱۸) اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے۔(کنزالایمان)

(۳)يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا(النحل ۱۶/ ۸۳) اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں پھر اس سے منکر ہوتے ہیں۔(کنزالایمان)

(٤)وَاشْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ(النحل ۱۶/ ۱۱۴) اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو۔(کنزالایمان)

(٥)أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُواْ نِعْمَةَ اللّهِ كُفْراً وَأَحَلُّواْ قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ(ابراهيم ۱۴/ ۲۸) کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا۔(کنزالایمان)

مذکورہ آیات میں رب تبارک وتعالیٰ نے نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وامام بخاری اور علامہ زرقانی وغیرہ نے فرمایا ہے کہ ''نعمت اللہ'' سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔لہذا ان آیات سے معلوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو

یاد کرنے کا ہمیں جا بجا حکم فرمایا ہے۔

(۱)لَقَدْ جَاءكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ(التوبة ۹/ ۱۲۸) بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔(کنزالایمان)

(۲)لَقَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ(آل عمران ۳/ ۱۶۴) بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔(کنزالایمان)

(۳)قَدْ جَاءكُم مِّنَ اللّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ(المائدة ۵/ ۱۵) بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔(کنزالایمان)

(٤)وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (انبیاء ۲۱/ ۱۰۷) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔(کنزالایمان)

(٥)إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً (الفتح ۴۸/ ۸) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضرو ناظر اور خوشی اور ڈر

سنا تا۔(کنزالایمان)

بنظر اختصار مذکورہ پانچ ہی آیات پر اقتصار کہ جن سے معلوم چلتا ہے کہ خود قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم کو میلا د رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشیوں کے ساتھ منانے کی ترغیب عنایت فرمائی ہے۔

(۱) حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے: جاء العباس الیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکأنه سمع شیئاً، فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی المنبر، فقال من انا؟ فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام. قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب، ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرهم فرقة، ثم جعلهم فرقتین فجعلنی فی خیرهم فرقة، ثم جعلهم قبائل فجعلنی فی خیرهم قبیلة، ثم جعلهم بیوتاً، فجعلنی فی خیرهم بیتاً وخیرهم نسباً.(الجامع للترمذی کتاب الدعوات رقم الحدیث: ۳۵۳۲)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس وقت ان کی کیفیت ایسی تھی) گویا انہوں نے کچھ سن رکھا تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا آپ پر سلام ہو، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا میں عبداللہ کا بیٹا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس مخلوق میں سے بہترین گروہ کے اندر مجھے پیدا فرمایا اور پھر اس کو دو گروہوں میں تقسیم فرمایا اور ان میں سے بہترین گروہ میں مجھے پیدا فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ نے

اس حصے کے قبائل بنائے اور ان میں سے بہترین قبیلہ کے اندر مجھے پیدا کیا اور پھر اس بہترین قبیلہ کے گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر اور نسب میں پیدا فرمایا۔

(۲) عن المطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمة عن ابیه عن جده قال ولدت انا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عام الفیل. الحدیث (الجامع للترمذی باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رقم الحدیث: ۱۵۵۱)

مطلب بواسطۂ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

(۳) عن واثلة بن الاسقع یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول "ان اللہ اصطفی کنانةمن ولد اسمٰعیل و اصطفیٰ قریشا من کنانةو اصطفیٰ من قریش بنی هاشم و اصطفانی من بنی هاشم". (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضل نسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رقم الحدیث: ۵۹۳۸)

واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا، اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں اولاد کنانہ کو، اور کنانہ کی اولاد سے قریش کو، اور قریش سے اولاد ہاشم کو، اور اولاد ہاشم سے مجھ کو۔

(۴) عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظة علیٰ

حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیہ قریبا منہ فجاء علیٰ حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوموا سیدکم(مشکوۃ المصابیح ۴۰۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنی قریظہ نے حضرت سعد کو اپنا حکم تجویز کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس اطلاع بھیجی اور وہ قریب ہی تھے تو وہ دراز گوش پر سوار ہو کر حاضر ہوئے جب دربار رسالت کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ اپنے سردار کے لئے قیام کرو۔

(۵)عن عائشة کان النبی علیه السلام اذا دخل علیها (الفاطمة) قامت الیه فاخذت بیده فقبلته و اجلسته فی مجلسها.(مشکوۃ المصابیح ۴۰۲)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ جب حضور نبی کریم حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لاتے تو وہ حضور کے لئے قیام کرتیں اور آپ کا دست مبارک لے کر اس کو بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی خاص جگہ میں بٹھاتیں۔

(۶)کَمَا رُوِیَ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارِ وَالطِّبْرَانِیُ وَالْحَاکِمُ وَالْبیهقی و ابونعیم عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قَالَ اِنِّی عَبْدُاللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّیْنَ وَ اَنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِی طِیْنَةٍ وَسَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ دَعْوَةُ اَبِی اِبْرَاهِیمَ وَ بُشَارَةُ عِیْسٰی وَ رُؤْیَا

اَمِّی الَّتِیْ رَأَتْ وَ کَذٰلِکَ اُمَّهَاتُ النَّبِیِّیْنَ یَرَیْنَ وَ اِنَّ اُمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رَأَتْ حِیْنَ وَضَعُتْهُ نُوْرٌ اَضَائَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.(الخصائص الکبریٰ ص: ۴۶)

”یعنی عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میں خدا کا بندہ اور خاتم الانبیاء ہوں۔ اس وقت سے کہ آدم ہنوز مٹی میں ملے ہوئے تھے اور دیکھو میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور عیسیٰ کی خوشخبری ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔ اسی طرح اور انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی تھیں اور میری ماں نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محل نظر آنے لگے۔“

(۷)حدثنا عبداللّٰہ حدثنی ابی ثنا ابوالنصر ثنا الفرج ثنا لقمان بن عامر قال سمعت ابا امامه قال: قلت یا نبی اللّٰه ما کان اول بدء امرک قال دعوة ابی ابراهیم و بشری عیسٰی ورات امی انه یخرج منها نور اضاءت منها قصور الشام. (مسند امام احمد حنبل ۲۶۲/۵)

یعنی ”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میری والدہ نے وقت پیدا ہونے میرے یہ دیکھا کہ اُن سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے قصور شام

منور ہوگئے۔‘‘

مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے اپنے میلاد کا تذکرہ فرمایا۔

تفسیر روح البیان میں زیر آیت کریمہ ’’مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ‘‘ (الفتح ۴۸/۲۹) یوں ہے:

(۱)ومن تعظیمه عمل المولد اذالم یکن فیه منکر (تفسیر روح البیان ۹/۵۶) یعنی عمل مولد شریف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم میں سے ہے جب تک اس میں شئی منکر نہ ہو۔

(۲)ثویبة عتیقة ابی لهب اعتقها حین بشرته بولادته علیه السلام وقد رئی ابولهب بعد موته فی النوم فقیل له ما حالک فقال فی النار الا انه خفف عنی کل لیلة اثنین.(مواهب اللدنية ۱/۲۷)

ثویبہ (ابولہب کی لونڈی) کو ابولہب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں جو اس نے ابولہب کو خوش خبری پہنچائی تھی آزاد کر دیا تھا۔ ابو لہب کو اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اس (ابولہب) نے کہا کہ دوزخ میں ہوں لیکن ہر دوشنبہ کی رات کو میرا عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔

(۳)ولا زال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده علیه

السلام و یعملون الولائم و یتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات و یظهرون السرور و یزیدون فی المبرات ویعتنون لقرابة مولده الکریم و یظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم.(مرجع سابق)

تمام اہل اسلام ہمیشہ سے اس ماہ مبارک میں جس میں حضور رحمۃ للعالمین نے ظہور فرمایا بڑی بڑی محفلیں کرتے ہیں اور نہایت خوشی سے کھانے کھلانے اور تمام راتوں میں فقرا پر طرح طرح کے صدقات و خیرات کر کے خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور نیکیوں میں زیادتی کرتے ہیں اور مولد شریف میں نعت خوانی کرتے ہیں اس لیے ان پر تمام قسم کی برکتیں اور فضل ظاہر ہوتے ہیں۔

(۴)و مما جرب من خواصه انه امان فی ذلک العام و بشری عاجلة بنیل البغیة و المرام فرحم الله امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارک اعیادا لیکون اشد علة علیٰ من فی قلبه مرض و عناد.(مرجع سابق)

(مولود شریف کے کرنے میں) تجربہ کیا گیا ہے کہ کرنے والے کے لیے اس سال ان کے گھر میں امن رہتا ہے اور دنیا کی تمام مرادیں اور مطلب اور حاجتیں حاصل ہونے کی خوشی ہے پس رحم کرے اللہ تعالیٰ ان پر جو مولود شریف کے مہینے کی راتوں کو عید بناتے ہیں تا کہ جن لوگوں کے دلوں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور بغض کی بیماری ہے ان کے لیے شدت سے بیماری ہو۔

(۵)لا زال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر البلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبی صلی الله عليه وسلم و يفرحون بقدوم هلال ربيع الأول و يلبشون بالثياب الفاخرة و يتزينون بانواع الزيت و يتطيبون و يكتحلون و ياتون بالسرور فی هذه الأيام ويبذلون علی الناس بما كان عندهم ويهتمون اهتماماً بليغاً علیٰ اسماع قرأة مولد النبی صلی الله عليه وسلم وينالون بذلک اجراً جزيلاً وفوزاً عظيماً. ومما جرب عن ذلک انه وجد فی تلک الأيام كثرة الخير والبركة مع السلامة والعافية وسعة الرزق وازدياد المال والأولاد ودوام الأمن والأمان فی البلاد والأمصار والسكون والقرار فی البيوت والدار ببركة مولد النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم.(مولد النبی،للشيخ ابن جرير الشافعی)

ہمیشہ سے اہل حرمین شریفین، (زادہما اللہ تعالیٰ شرفا وتعظیما) اہل مصر ویمن وشام اور تمام ملک عرب مشرق سے مغرب تک مولود شریف کی مجلس کرتے ہیں اور ماہ ربیع الاول کے آنے کی خوشیاں مناتے ہیں اور عمدہ عمدہ فاخرہ لباس پہنتے اور قسم قسم کی زینتیں روشنی اور خوشبوؤں سے کرتے اور سرمہ لگاتے ہیں، خوشی اور خرمی کرتے ہوئے آتے ہیں اور لوگوں کو جو کچھ ان کے پاس ہے بذل اور بخشش کرتے ہیں اور بڑے بڑے اہتمام مولود شریف کے سننے میں بجالاتے ہیں اور اس سے اجر جزیل اور مراد عظیم کو حاصل کرتے ہیں اور مولود شریف کا عمل مجرب

ہے جوان دنوں میں کیا جاتا ہے۔ مال میں کثرت اور برکت مع سلامتی اور عافیت کے اور کشادگی رزق اور زیادتی مال واولاد کی اور ہمیشہ رہتا ہے امن وامان اس ملک یا شہروں میں اور مولود شریف کی برکت سے گھروں میں سکون وقرار ہوتا ہے۔

(٦)ولازال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلی الله عليه وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون فی لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور و يزيدون فی المبرات ويعتنون لقرأة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم ومما جرب من خواصه أنه أمان فی زلک العام وبشری عاجل بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالی شهر مولده المبارک اعيادا ليكون اشد علة علیٰ من فی قلبه مرض وعناد.(ماثبت بالسنة ص: ٧٩)

اور اہل اسلام ہمیشہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کے مہینے میں محفل کرتے ہیں، کھانے کھلاتے ہیں، اس مہنے کی راتوں میں طرح طرح کے سدقات کرتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں، ااچھے اچھے کاروبارِ نیک میں زیادتی پکڑتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مولود شریف پڑھتے ہیں، ان پر ہر ایک قسم کے فضل عمیم کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اور مولود شریف کی مجرب خاصیت یہ ہے کہ اس سال بھر میں امن وامان ہے اور حاجت روائی اور مطلب برآری کی بڑی بشارت ہے۔ پس اس شخص پر رحم کرے جو مولد کے مہینہ کی راتوں کو عید بنائے

تا کہ اس پر جس کے دل میں مرض عداوت (رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور عناد ہے سخت علت ہو۔

(۷) حضرت امام نووی شارح صحیح مسلم کے استاذ و شیخ، حضرت شیخ الاسلام شہاب الدین ابی محمد عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن ابراہیم معروف بہ ابی شیبہ رحمہم اللہ تعالیٰ ''مولود مبارک کو ہیئت کذائیہ ملتزمہ موقتہ'' کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

ومن احسن ما ابتدع فی زماننا من هٰذا القبيل ما كان يفعل بمدينة اربل جبرها الله كل عام فی اليوم الموافق ليوم مولد النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من الصدقات والمعروف وازهار الزينة والسرور، فان ذلک مع ما فيه من لأحسان الیٰ الفقراء مشعر بمحبة النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وتعظيمه وجلالته فی قلب فاعله، وشكر الله تعالیٰ علیٰ ما منَّ به ايجاد رسوله الذی أرسله رحمة للعٰلمين صلی الله عليه وسلم وعلیٰ جميع المرسلين، وكان اول من فعل ذلک بالموصل الشيخ عمر بن محمد الملاء احد الصالحين المشهورين، وبه اقتدیٰ فی ذلک صاحب اربل وغيره رحمهم الله تعالیٰ.(الباعث علیٰ انكار البدع والحوادث ص: ۱۱)

نہایت نیک کاموں میں سے ایک بات یہ ہے جو ہمارے زمانے میں پیدا ہوئی ہے، جو خاص طور پر شہر اربل میں کی جاتی ہے۔ نیک کرے اللہ تعالیٰ اس کو جو ہر سال آج کے دن جو موافق اس دن سے ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی پیدائش کا دن ہے۔ صدقات سے، نیکی اور خدا کی فرماں برداری، زینت اور خوشی سے اور اس میں فقرا پر تقسیم طعام وغیرہ انعام سے کیا جاتا ہے، یعنی احسان کیا جاتا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے، ان کی تعظیم اور عظمت وجلالت مولود شریف کے کرنے والے کے دل میں پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر کیا جاتا ہے کہ اس نے ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو سارے جہان اور تمام مرسلین کے لیے رحمت ہیں۔ سب سے پہلے یہ کام شہر موصل میں شیخ عمر بن محمد علیہ الرحمہ نے کیا جو سردار، صالحین، دین دار اور مشہورین میں تھے۔ پھر بادشاہ اربل (مظفر الدین) وغیرہ سلاطین نے ان کی ہی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت نازل فرمائے۔

(۸) ثم لا زال أهل الاسلام فی سائر الأقطار والمدن والكبار يحتفلون فی شهر مولده ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم. ملخصاً (المولد الروی فی مولد النبی ص: ۴،۵)

یعنی پھر اہل اسلام تمام اطراف واقطار اور بڑے بڑے شہروں میں ہمیشہ میلاد شریف کی محفلیں بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے اور خوب دل لگا کر پڑھتے اور ان پر میلاد مبارک کی ایسی برکتیں ظاہر ہوتیں جس سے ہر طرح کا فضل عمیم ہے۔

(۹) فانه شهر امرنا باظهار الحبور فيه كل عام. (مجمع البحار ص: ۵۵۰)

یعنی یہ ماہ (ربیع الاول) ایسا ہے کہ ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہر سال (میلاد رسول کے موقع پر) خوشی واکرام ظاہر کیا کریں۔

(۱۰) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں: ''کنت اصنع فی ایام المولد طعاماً صلة بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یفتح لی فی سنة من السنین شئ اصنع به طعاماً فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمته بین الناس فرأیته صلی اللہ علیه وسلم وبین یدیه هذه الحمص مبتهجا بشاشاً''. (درثمین فی مبشرات النبی الأمین ص: ۸)

یعنی میں ایام مولد شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیاز کا لنگر کیا کرتا تھا ایک سال بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا، میں نے لوگوں میں وہی چنے تقسیم کر دیے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ وہی چنے سرکار کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور سرکار شاد و مسرور ہیں۔

(۱۱) کنت قبل ذلک بمکة المعظمة فی مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی یوم ولادته والناس یصلون علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ویذکرون ارهاصاته التی ظهرت فی ولادته ومشاهده (قبل بعثته صلی اللہ علیه وسلم) فرأیت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول انی ادرکتها ببصر الجسد ولاأقول ببصر الروح فقظ اللہ اعلم کیف کان الأمر بین هذا أو ذاک

فتأملت تلک الأنوار فوجدتها من قبل الملائکة الموکلین بامثال هذه المشاهد وبامثال هذه المجالس ورأیت یخالط انوار الملائکة بأنوار الرحمة. (فیوض الحرمین ص: ۲۶،۲۷)

میں اس سے پہلے مکہ معظّمہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک میں تھا میلاد شریف کے روز لوگ جمع تھے اور وہ معجات بیان کر رہے تھے جو کہ ولادت مبارک کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے یک بارگی انوار ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا میں نہیں کہتا ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ کہتا ہوں کہ روح کی آنکھوں سے دیکھا، فقط خدا جانے کیا امر تھا، میں نے تأمل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نوران ملائکہ کا ہے جو ایسی مجالس و مشاہد پر موکل ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔

(۱۲) در تمام سال دو مجلس در خانۂ فقیر منعقد می شود۔ اول کہ مردم روز عاشورہ یا یک دو روز پیش ازیں قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس وزیادہ ازان فراہم می آیند و درود می خوانند بعد ازاں کہ فقیر می آید می نشیند و ذکر فضائل حسنین کہ در حدیث شریف وارد شدہ در بیان می آمد و آں چہ در احادیث و اخبار شہادت ایں بزرگاں وارد شدہ نیز بیان کردہ می شود بعد ازاں ختم قرآن و پنج آیت خواندہ بر ماحضر فاتحہ نمودہ می آید۔ پس اگر ایں چیز ہا نزد فقیر جائز نمی بود اقدام براں اصلاً نمی کرد۔

باقی ماند مجلس مولود شریف پس حالش ایں است کہ بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول ہمیں مردم کہ موافق معمول سابق فراہم شدند۔ در خواندن درود شریف

مشغول گشتند۔ فقیرمی آید، اولا ازاحادیث فضائل آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مذکورمی شود، بعدازاں بہ ذکرولادت باسعادت ونبذے ازحال رضاع وحلیہ شریف وبعضے ازآثارکہ دریں آوان بظہورآمد بمعرض بیان می آید۔ پس برماحضراز طعام یاشیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آں بحاضرین مجلس می شود۔(الدرالمنظم فی بیان حکم مولدالنبی الاعظم ص:۱۰۴)

یعنی پورے سال میں فقیر کے گھر دو مجالس منعقد ہوتی ہیں۔ پہلی مجلس عاشورہ یااس سے ایک دودن پہلے تقریباً چار پانچ سو، بلکہ تقریباً ہزار یااس سے بھی زائدلوگ جمع ہوتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔اس کے بعدفقیرآ کر بیٹھتا ہے اورحضرات حسنین کریمین کی جوفضیلتیں صحیح حدیث میں وارد ہوئی ہیں وہ بیان کی جاتی ہیں۔اوران بزرگوں کی شان میں کوکچھ احادیث واخبار میں آیا ہے وہ بھی بیان کیاجاتا ہے۔اس کے بعدختم قرآن اورپنج آیت پڑھ کرجوکچھ موجود ہوتا ہے اس پرفاتحہ دی جاتی ہے۔لہٰذااگر یہ چیزیں فقیر کے نزدیک جائز نہ ہوتیں تو ہرگز ان کی طرف پیش قدمی نہ کرتا۔

(دوسری مجلس) رہی مولودشریف کی مجلس تواس کا حال یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ میں وہی مذکورہ معمول کے مطابق لوگ جمع ہوتے ہیں اور قرآن خوانی میں مشغول ہوجاتے ہیں۔فقیرآتا ہے اولاً احادیث سے حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتیں بیان کی جاتی ہیں اس کے بعد ولادت باسعادت، مختصرارضاعت کا حال، حلیۂ مبارکہ اوربعض وہ آثارجن کاظہوران مواقع سے ہوا تھاوہ سب بیان کیے جاتے ہیں، پھرماحضرکھانا یاشیرینی پرفاتحہ

پڑھ کرمجلس میں حاضرہونے والےلوگوں کےدرمیان تقسیم کیاجاتا ہے۔

(۱۳)مشہورمورخ وسیرت نگار علامہ علی ابن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۴۴ھ تحریرفرماتے ہیں۔

وَقَدِاسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ اَصْلاً مِّنَ السُّنَّةِ وَكَذَا الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ وَرَدَّا عَلَى الْفَاكِهَانِي الْمَالِكِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلَدِ بِدْعَةٌ مَّذْمُوْمَةٌ"(السيرة الحلبية ۱/۸٤)

"حافظ الحدیث علامہ ابن حجرعسقلانی اورحافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمہمااللہ نے میلادکی اصل سنت سے ثابت کی ہے اورفاکہانی مالکی (منکرمیلاد) کا اس کے اس قول میں کہ 'میلادشریف بدعت سئیہ ہے' ردّ کیا۔"

(۱۴)علامہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ سے یہ سوال کیا گیا۔

"سُئِلَ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلَدِ النَّبَوِيِّ(صلى الله تعالىٰ عليه وسلم) فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ مَاحُكْمُهُ مِنْ حَيْثُ الشَّرْعِ؟ وَهَلْ هُوَ مَحْمُوْدٌ اَوْمَذْمُوْمٌ؟ وَهَلْ يُثَابُ فَاعِلُهُ اَوْلَا؟

ربیع الاول کے مہینے میں میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منانے کے بارے میں پوچھا گیا کہ شریعتِ اسلامی میں اس کا کیاحکم ہے، آیامیلادمنانا قابل تعریف ہے یامذموم؟ اورمیلادمنانے والے کوثواب ملے گایانہیں؟

توآپ نے اس کا جواب ان الفاظ میں عنایت فرمایا:

”اَلْـجَـوَابُ : عِـنْـدِیْ اَنَّ اَصْـلَ عَـمَلِ الْمَوْلَدِ الَّذِیْ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّـاسِ وَقِـرَاءَ ةُ مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَایَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِیْ مَبْدَاءِ اَمْرِ النَّبِـیِّ صـلـی الـله تعالیٰ علیه وسلم وَمَا وَقَعَ فِیْ مَوْلَدِهٖ مِنَ الْاٰیَاتِ ،ثُمَّ یُـمَدَّلَهُمْ سِمَاطٌ یَاْكُلُوْنَهُ وَیَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَیْرِ زِیَادَةٍ عَلٰی ذَالِكَ مِنَ الْبِدْعِ الْحَسَنَةِ الَّتِیْ یُثَابُ عَلَیْهَا صَاحِبُهَا لِمَافِیْهٖ مِنْ تَعْظِیْمِ قَدْرِ النَّبِیِّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وَاِظْهَارُ الْفَرْحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلَدِهِ الشَّرِیْفِ“(حواله: الحاوی للفتاویٰ ۱/۱۸۹)

میرے نزدیک میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ لوگوں کا جمع ہونا، قرآن سے جو میسر آئے اس کی تلاوت کرنا، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق میں وارد احادیث کو بیان کرنا وغیرہ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میلاد میں واقع قرآنی آیات کو بیان کرنا، پھر حاضرین کے لئے (نیاز ولنگر کا) دسترخوان بچھایا جاتا ہے، جس پر وہ لوگ کھاتے ہیں اور بغیر زیادتی کے اس پر خرچ کرتے ہیں، یہ ساری باتیں بدعات حسنہ میں سے ہیں جن کا کرنے والا ان کے کرنے کے سبب ثواب پاتا ہے اس لئے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبے کی تعظیم ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میلاد شریف سے خوش ہونا اور خوشی کا اظہار کرنا ہے۔

(۱۵) علامہ ابوزکریا حنبلی فرماتے ہیں:

ان ینتھض الاشراف عند سَ مَ اعهٖ قیطمھوفاً او جثیا علی

الرکب.(طرب الکرام ص:۹)

یعنی ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیانِ ولادت کے آداب میں ہے کہ صف بصف اشراف کھڑے ہوں یا سوار“۔

مذکورہ آثار اور اقوال خلف وسلف سے یہ ثابت ہوا کہ سرکار کا میلاد مبارک منانا صحابہ تابعین بلکہ تمام مسلمانوں کے اجماع سے ثابت ہے، اور یہی حقیقت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد مبارک منانا اللہ رب العزت کی سنت، خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت بلکہ سارے انبیائے کرام کی سنت ہے۔ یہ وہی ذات بالاصفات ہی تو ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوب ہمارے ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کیا، جہاں جہاں مجھے یاد کیا جائے گا تمہارا بھی چرچا ہوگا بے تمہاری یاد کے ایمان ہرگز پورا نہ ہوگا۔ آسمانوں کے طبقات اور زمینوں کے تمام پردے تمہارے ہی نامِ نامی سے گونجیں گے، موذن اذانوں میں اور خطبا و ذاکرین اپنی مجالس ومحافل میں، واعظین منابر پر، طلبا و مدرسین مدارس میں اور قلم کار و مصنفین اپنی نگارشات و تصانیف میں ہمارے ذکر کے ساتھ تمہیں یاد کریں گے، میں آسمانی کتابیں نازل کروں گا ان میں تمہاری میلاد کے ذکر کے ساتھ تمہاری مدح وستائش اور جمال صورت وکمال سیرت ایسی توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری جانب جھک جائیں گے اور وہ آپ کے ایسے گرویدہ ہو جائیں گے کہ ایک عالم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری عظمت شان کو گھٹانا چاہے یا تمہارے فضائل وکمالات کو مٹانا چاہے وہ کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ اسی وعدے کا نتیجہ ہے کہ یہود ونصاریٰ صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالنے کے لیے کوشاں ہیں

اور چاند پر خاک ڈالنے کی ناکام کوشش میں لگے رہے لیکن اپنے غلیظ مقصد میں
کامیاب نہ ہوسکے آج بھی چہار دانگ عالم میں ہرسو ان کی ہی عظمت کا چرچا
ہے۔حضور صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کے عاشقوں نے آپ سے اپنی محبتوں کا
خراج مختلف انداز میں پیش کیا ہے اور قیام قیامت تک اپنی الفت ومحبت کا اظہار
کرتے رہیں گے۔محفل میلاد کا قیام بھی اسی جذبے کے تحت ہوتا تھا، ہوتا ہے اور
ہوتا رہے گا جو کہ مسلمان اور عاشقین مصطفیٰ کے لیے باعث خوشی ہے اور دشمنان
رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پریشانی کا سبب۔الحمدللہ! آج بھی اہل
ایمان برابر محافل میلاد مقدس سجاتے ہیں اور سرکار کی نعتوں کے نغموں کی شیریں
آواز بلند کرتے رہتے ہیں۔لہٰذا سواد اعظم کے خلاف اگر کوئی طاقت اپنی آواز کو
بلند کرنا چاہے تو وہ ہرگز مسموع نہ ہوگی۔

**(۱)عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اتبعوا السواد الأعظم فانه من شَذَّ شُذَّ فی النار.(مشکوۃ
المصابیح باب الأعتصام ۱/۳۰)**

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سواد اعظم (جمہور علما و مسلمین) کی پیروی کرو جو کوئی
جماعت جمہور علما و مسلمین سے دور ہوا، وہ جدا ہوا دوزخ میں۔

**(۲)عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال قال رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی أو قال امة
محمد علیٰ ضلالة وید اللہ علی الجماعة ومن شَذَّ شُذَّ فی**

النار.(مشکوۃ المصابیح باب الأعتصام ۱/۳۰)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحقیق کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں
فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست قدرت جماعت پر ہے اور جو کوئی جماعت سے
الگ ہو گیا وہ دوزخ میں جا پڑا۔

**(۳)عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم من فارق الجماعة شبراً فقد خلع ربقة الاسلام من
عنقه.(مشکوۃ المصابیح باب الأعتصام ۱/۳۱)**

یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا تو تحقیق کہ اس نے
اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکال دیا۔

رب تبارک وتعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت
عطا فرمائے اور میلاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم غلامان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے لئے زیادتی محبت کا سبب بنائے۔**اللھم ارزقنا حب حبیبه هذا
النبی الأمین الکریم علیه وعلیٰ آله اکرم الصلاة والتسلیم. آمین یا
رب العالمین.**

اس مجموعے کا اصل سبب محبّ محترم گرامی قدر میثم عباس قادری رضوی صاحب
ہیں جنہوں نے اکابر علمائے کرام کے دس رسائل کو تحقیق وتخریج اور جدید طرز پر ترتیب دیا
انہوں نے مجھ سے چند الفاظ لکھنے کے لیے فرمایا تو ان کے حکم کی تعمیل کے لیے چند کتابوں کو

سامنے رکھ کچھ لکھا اور ان کے حوالے کر دیا موصوف نے تصحیح بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

عالی جناب امین رضا خان بریلوی نے مجھ سے اصرار کیا کہ اس میں کچھ اضافہ کر کے اس کو شائع کر دیا جائے تا کہ عوام اس سے فائدہ حاصل کرے، ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کر کے پیش کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

مخلصانہ عرض ہے کہ اگر بشری تقاضے سے کہیں غلطی رہ گئی ہو تو براہ راست مجھ کو مطلع فرمائیں تا کہ شکریہ کے ساتھ اس کی تصحیح کر لی جائے۔ ان الله لا يضيع اجر المحسنين.